نقائص وعیوب کو چھپالیتا ہے۔

۱۳۔ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا: ''غصہ نہ کرو......'' غصہ سے مزاج خراب ہوتا ہے، اخلاق بدلتے ہیں، معاشرے میں بُرائی آتی ہے۔ محبتیں اور رشتے کٹ جاتے ہیں۔

۱۴۔ سلام کرنے میں پہل کرو۔ '' اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیٌٔ مِنَ الْكِبْرِ''

۱۵۔ مسکرا کر ملو۔ '' تَبَسُّمُکَ فِيْ وَجْهِ أَخِيْکَ صَدَقَةٌ ''لوگوں سے توجہ سے پیش آؤ، تا کہ قریب ہو جاؤ اور دلوں میں ان کی محبت پیدا ہو جائے۔

۱۶۔ دشمنوں کو اپنے غیظ وغضب اور رنج والم سے خوش نہ کرو۔ یہی تو وہ چاہتے ہیں کہ تمہاری زندگی کو افسردہ کر دیں۔ ان کی اس دیرینہ خواہش کو پورا نہ کرو۔

۱۷۔ ہسپتال جایا کرو، اس سے عافیت کی قدر معلوم ہوگی۔ جیل خانہ دیکھو، اس سے آزادی کی قدر ہوگی۔ اور پاگل خانہ دیکھو، عقل وہوش کی قدر آئے گی۔ یہ وہ نعمتیں ہیں جن کی اہمیت سے تم واقف نہیں۔

۱۸۔ ﴿إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝﴾ جب رسی سخت ہوگی تو ٹوٹ جائے گی۔ سورۃ الم نشرح پر غور کرو، پریشانیوں میں اس کی تلاوت کرو۔ بحرانوں میں یہ سب سے بہتر دوا ہے۔

۱۹۔ دعائے کرب ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ'' پڑھا کرو۔

۲۰۔ زوجین میں سے ایک ناراض ہو، تو دوسرا اسے منائیں۔ ایک دوسرے کی کمی کو برداشت کریں؛ کیونکہ انسان ہر غلطی سے پاک نہیں ہوسکتا۔

۲۱۔ کھانا ایک دن کی خوش بختی ہے۔ سفر ایک ہفتہ کی خوش بختی ہے۔ شادی ایک مہینہ کی خوش بختی ہے۔ مال سال بھر کی خوش بختی ہے۔ اور ایمان پوری عمر کی خوش بختی ہے۔

۲۲۔ مصیبت میں چار چیزیں نفع دیتی ہیں: (۱) اجر کی امید، (۲) صبر کی زندگی، (۳) حسن ذکر، (۴) لطف وکرم کی توقع۔

۲۳۔ چار چیزیں سعادت لاتی ہیں: (۱) نفع بخش کتاب، (۲) صالح اولاد، (۳) پیار کرنے والی بیوی، (۴) نیک دوست۔

۲۴۔ تمہارے پاس دو آنکھیں، دو کان، دو ہاتھ، دو ٹانگیں اور ایک زبان ہے۔ ایمان، قرآن اور امان ہے۔ پھر اے انسان! شکر کیوں نہیں کرتے؟

ستاروں پہ کمند

مسلم نوجوانوں کی ذمہ داریاں

سورۃ الکہف کے مطالعہ کی روشنی میں

علامہ محمد اقبالؒ

سورۃ الکھف کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے کچھ مسلم نوجوانوں کا واقعہ (Story) اور ان کی مختلف ذمہ داریوں اور Qualities کا ذکر فرمایا ہے۔ ﴿اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ۝﴾ [الکھف: ١٣- ١٤] ''وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی۔ ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیے جب وہ اُٹھے اور انہوں نے یہ اعلان کر دیا کہ ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے، اگر ہم ایسا کریں تو بالکل بے جا بات کریں گے۔''

﴿اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ﴾ ''وہ چند نوجوان تھے'' جس قوم کی نظریاتی وراثت کو سنبھالنے کی ذمہ داری نوجوان قبول نہ کریں، نوجوان تیار نہ ہوں تو وہ قوم طبعی موت مر جاتی ہے۔ جذبات اور قربانی Devotion جو اس راستے کے لیے ضروری ہے، یہ سب چیزیں نوجوانوں کے اندر بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ میں آغازِ اسلام کے زمانے میں سوائے تین چار کے کوئی بھی تیس سال سے زیادہ عمر کا نہیں تھا۔

﴿اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ﴾ ''اپنے رب پر ایمان لائے تھے'' مضبوط پہلی کوالٹی ہے؛ کیونکہ جس کام کی Base ایمان نہ ہو وہ قابل قبول نہیں۔ اور ایمان اگر مضبوط نہ ہو، تو نہ قربانی دی جا سکتی ہے اور نہ کوئی Change اور تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ اس لیے کہ حدیث کے مطابق کبھی بھی گندی چیز گندگی کو صاف نہیں کر سکتی؛ گندگی کی صفائی کے لیے ہمیشہ صاف چیز کا ہونا ضروری ہے۔ ''اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ'' [مسند احمد، ترغیب وترھیب]

﴿وَزِدْنٰهُمْ هُدًى﴾ ''اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی بخشی'' یہ دوسری کوالٹی ہے۔ کہ ان کی سوچ وفکر درست ہو۔ سوچ وفکر کی درستی کا نام ہدایت اور روشنی ہے؛ جبکہ ضلالت اندھیرا اور اندھا پن ہے۔ اور جو خود اندھے ہوں وہ دوسروں کو راستہ کیسے دکھا سکتے ہیں!! جس کے پاس ہدایت نہیں وہ اندھا ہے، اس کے پاس کوئی روشنی نہیں۔ ﴿وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ

فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى﴾ [حم السجدة:١٧] ''ہم نے ثمود کو ہدایت کی روشنی دکھائی تھی، لیکن انہوں نے ہدایت کی روشنی کے بجائے اندھا رہنا پسند کیا۔''

﴿وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ ''ہم نے ان کے دل مضبوط کردیے۔'' یہ تیسری کوالٹی ہے کہ نوجوانوں میں جرأت اور ہمت ہو۔ وہ لوگ جن میں حوصلہ، ہمت و جرأت نہیں ہوتی' کوئی Change پیدا نہیں کرسکتے۔ پہلے قدم پر ان کا اپنا نفس ان کا راستہ روکتا ہے۔ ان کی پسند و ناپسند، ان کے اپنے Desires ان پر غالب آجاتے ہیں۔ سوسائٹی کی طرف سے آنے والی کسی مشکل کو Face نہیں کرسکتے۔

﴿اِذْ قَامُوْا﴾ ''جب وہ اٹھے'' انہوں نے Staund لیا۔ پہلے صحیح بات تک پہنچنا، اس کو سمجھنا، اپنے اندر ہمت وجرأت پیدا کرنا اور پھر خاموش ہوکر بیٹھنا نہیں؛ بلکہ Staund لینا۔ جو لوگ صرف فلسفہ بگھارتے اور صرف باتیں کرتے ہیں، وہ کوئی کارنامہ نہیں دکھلا سکتے۔ صرف تبصرے کرتے رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

﴿فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا﴾ ''انہوں نے اعلان کردیا کہ ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اس کو چھوڑ کر ہم کسی کو معبود نہیں مانتے۔'' یہ بھی بالکل ایک بہت بڑی کوالٹی اور ذمہ داری ہے کہ ہمارے نظریات لوگوں کے سامنے Open ہوں۔ علی الاعلان اپنے عقیدے اور سوچ کا اظہار کریں، تاکہ سوسائٹی کو علم ہوجائے کہ ہماری وہ بنیاد کون سی ہے جس پر کمپرومائز نہیں ہوسکتی۔ ہماری سرگرمیاں، ہمارا عقیدہ اور نظریہ سب کے سامنے ہو۔ کوئی بھی ڈھکی چھپی بات، انڈر گراؤنڈ کچھ نہیں۔ کیسی عجیب بات ہے کہ سالہا سال سے ساتھ رہنے والے اور محلے دار بھی نہ جانتے ہوں کہ ہم کس نظریے کے مالک اور کس سوچ کے حامل ہیں۔ اصحابِ کہف نے بادشاہ کے دربار میں اپنے اس عقیدے کا اظہار کیا تھا۔ ہم Dubble Faced نہ ہوں، منافقانہ پالیسی چھوڑ کر جو ہم ہیں' وہ لوگوں کو دکھائیں۔

ہمارا کلچر، تہذیب، اخلاقیات اور معاملات سب کچھ لوگوں کے سامنے آئے، جو ہمارے سچا یا جھوٹا ہونے کا ثبوت ہو:

۱۔ ایمان کے ساتھ مضبوط رشتہ۔

۲۔ اپنے عقیدے کی پوری Understanding۔

۳۔ اس کے مطابق اپنے اخلاق و کردار کی تعمیر۔

۴۔ جرأت و ہمت اور بلند حوصلہ ہونا۔

۵۔ اپنی سوسائٹی کا گہرا مطالعہ (اصحاب کہف نے اپنے ماحول کی S tudy کی، کہ کیا خرابیاں پائی جاتی ہیں۔)